احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C:P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 7 جون 2004ء، 18 ربیع الثانی 1425 ہجری - 7 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 123

محبت الٰہی کی علامات

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر:6021)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

6

مجلس انصاراللہ جرمنی کے اجتماع میں زریں ہدایات، فیملی ملاقاتیں اور نکاح کا اعلان

رپورٹ: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

31 مئی 2004ء

حضور انور نے نماز فجر صبح 4 بجکر 30 منٹ پر بیت السبوح میں پڑھائی۔ گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصاراللہ جرمنی کے 24ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی سیشن میں شرکت کے لئے ہاؤ ہمبرگ تشریف لے گئے۔ 11-55 پر مقام اجتماع میں ورود فرمایا جہاں صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر صاحب کے ساتھ منتظم اعلیٰ اجتماع بھی موجود تھے۔ ہال کے گیٹ پر موجود مجلس عاملہ انصاراللہ کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ بعدہ حضور انور تھوڑی دیر کے لئے Waiting Room میں تشریف فرما ہوئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب مجلس انصاراللہ سے اجتماع کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع گاہ میں رونق افروز ہوئے اور تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ نے کی۔ تلاوت کا جرمن ترجمہ مکرم امجد احمد صاحب نے پیش کیا بعدہ رفیق شاکر صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ”عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ“ مترنم آواز میں پڑھ کر سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول اور دوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ایک بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصاراللہ کو خطاب فرمایا اور انصاراللہ کو ان کے اغراض و مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور عاجزی دکھاتے ہوئے توبہ و استغفار کرنے اور خدا کے حضور جھکنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا انصاراللہ کی عمر ایسی ہے جس میں انسان داخل ہوتا ہے تو طبعاً خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا احمدی جس نے زمانے کے امام کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بھرا ہونا چاہئے۔ 40 سال کے بعد ایک واضح تبدیلی ہو کہ ہر شخص کو محسوس ہو کہ اس شخص میں انقلاب آ گیا ہے۔

حضور انور نے نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا کہ بیوت الذکر پانچ وقت نمازوں کیلئے کھلی رہنی چاہئیں۔ انصار کی حاضری سو فیصد ہونی چاہئے اور جہاں مجبوری ہو وہاں انفرادی طور پر گھروں میں نمازوں کا انتظام ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کون ہے جو یہ نہیں چاہتا کہ اس پر رحم ہو۔ اللہ کا رحم حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ نمازیں ہیں۔ فرمایا انابت الی اللّٰہ کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ نوافل ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اس طرح اللہ کے فضلوں کو زیادہ حاصل کرنے والے ہوں گے۔ وہ آپ کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

فرمایا اعلیٰ معیار کے حصول کیلئے اپنی روحانیت کو اونچے مقام تک لے جانے کے لئے تم کو تہجد کی نماز کیلئے بھی اٹھنا ہوگا تب تم بلند مقام حاصل کر سکتے ہو۔ روحانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کر سکتے ہو۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصاراللہ کی بڑی ذمہ داری اولاد کی تربیت ہے اور اس کے لئے انصار کو (والدین کو) اپنا عملی نمونہ دکھانا ہوگا۔

فرمایا اگر انصاراللہ اپنی نسلوں کی تربیت کریں تو وہ شیطان کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے اور کبھی شیطان کامیاب نہ ہوگا۔ فرمایا گھروں میں خاص اہتمام کے ساتھ نمازیں ادا کریں اور بچوں کو بھی شامل کریں۔ سنتیں اور نوافل گھروں میں ادا کریں۔ اس طرح اللہ خیر و برکت نازل فرمائے گا اور جب اللہ کی طرف سے خیر و برکت نازل ہوگی اور شیطانی حملہ کامیاب نہیں ہوگا۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی تلاوت اس کے معانی سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا۔ احکامات کو سمجھنے کیلئے قرآن کریم کا مطالعہ اور اس کی تلاوت کرنی ضروری ہے۔ ہر گھر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز آنی چاہئے۔ فرمایا۔ اس معاشرہ میں اپنی نسلوں کو بچانے کیلئے اور دین حق کی حسین تعلیم سے مطلع رکھنے کیلئے اس کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ فرمایا انصار کتب مسیح موعود پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔

پھر فرمایا کہ اولادوں کو معاشرے کے گند سے بچانے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کر کے پھر اپنی اولادوں کی تربیت کریں۔ اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دیں۔ فرمایا انصار زیادہ پوچھے جائیں گے۔ اگر ان کی باتوں میں دو رنگی ہے تو پھر اپنی اولادوں کی کس طرح تربیت کر سکیں گے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کرائی۔ 2 بجے نماز ظہر و عصر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں پڑھائیں۔ شام 5 بجے سے رات 9 بجے تک فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ 61 فیملیز کے 264 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 9-35 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ شہید کے بیٹے مکرم محمد مظفر باجوہ صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم محمد مظفر باجوہ صاحب اور مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب مرحوم کے درمیان مبلغ 5 ہزار یورو حق مہر پر طے پایا۔ حضور انور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔ اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ثواب دارین حاصل کرنے کا موقع

فضل عمر ہسپتال جماعت کا ادارہ ہے جو ہر سال ہزاروں دکھی اور نادار مریضوں کا مفت علاج معالجہ کرتا ہے اور مخیر حضرات کیلئے خدمت خلق کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی، ادویات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ اور مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر اس سہولت کے میسر کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد ”امداد نادار مریضاں“ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

124

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

رضائے الٰہی کا موجب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

کھوئی ہوئی چیز انسان کو جب ملے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی چیز ڈھونڈ کر لائے تو اسے ایسی خوشی ہوتی ہے کہ وہ ڈھونڈ کر لانے والے کو انعام دیتا ہے۔ پس کھوئی ہوئی چیز پر طبعاً خوشی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری نے گناہ کے بخشنے کے متعلق یہ مثال، بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص تھا اس کے کچھ بیٹے تھے اس کا بہت مال تھا۔ اس نے وہ مال سب بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور کہا کہ جاؤ کھاؤ پیو اور اس روپیہ سے تجارت کرو۔ باقی بیٹے تو مال کما کر لائے مگر ایک نے وہ سب مال کھا پی لیا اور بجائے کما کر لانے کے جو اصل تھا وہ بھی ضائع کر دیا۔ اور آوارہ ہو گیا۔ آخر ایک جگہ جا کر اس نے ملازمت کر لی۔ ایک دن اسے خیال آیا کہ میں جو یہاں مصیبت میں پڑا ہوا ہوں ہوں اور میری یہ حالت ہو گئی ہے میں اپنے باپ ہی کے پاس کیوں نہ چلا جاؤں۔ کیونکہ جیسا میں یہاں کھاتا ہوں ایسا تو میرے باپ کے غلاموں اور جانوروں کو بھی مل جاتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔ جب وہ واپس آیا تو اپنے باپ کے نوکروں کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ ایک نوکر نے جا کر اس کے باپ کو خبر کی کہ تمہارا بیٹا جو چلا گیا تھا فلاں جگہ شرمندہ ہو کر بیٹھا ہے۔ باپ نے اسے بلایا۔ جب وہ آیا تو اس کے باپ نے کہا کہ بکرا لاؤ میں قربانی کروں۔ اس کے دوسرے بھائیوں نے کہا کہ ہم تو مال کما کر لائے تھے ہمارے لئے تو تو نے قربانی نہیں کی اور جو مال کما کر نہیں بلکہ ضائع کر کے گھر آیا ہے اس کے لئے تو قربانی کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا تم تو زندہ تھے مگر یہ میرے لئے اب زندہ ہوا ہے اس لئے اس خوشی میں بکرا کی قربانی کرتا ہوں کیونکہ جو زندہ ہے وہ تو زندہ ہی ہے اس کا تو غم نہیں مگر جو مر کر زندہ ہوا اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ ایسے ہی اگر انسان مال محنت سے کما کر لائے اور وہ گم ہو کر پھر مل جائے تو اسے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ انسان کے جس قدر جذبات ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظل ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ میں وہ صفات زیادہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں اور انسان میں کم جب انسان بھی اپنی کھوئی ہوئی چیز پر انعام دیتا ہے تو اگر خدا تعالیٰ کی کھوئی ہوئی چیز کوئی اس کے پاس ڈھونڈ کر لا دے تو وہ تو اسے یقیناً بڑا انعام دے گا۔

مُفلِحُونَ کہہ کر یہ بتایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مذہب کی طرف لانے والے ہوں گے وہ بڑے بڑے انعام پائیں گے دوسرے گمشدہ وہ لوگ ہیں جو دین سے جاہل بچے دین کو چھوڑنے والے اور انبیاء کی مخالفت کرنے والے قرآن کریم کو چھوڑنے والے ہیں۔ پس جو خدا کی گمشدہ مخلوق کو خدائے تعالیٰ کے پاس لاتا ہے خدا تعالیٰ ضرور اسے بڑے بڑے انعام دیتا ہے۔ (خطبات محمود جلد 5۔ص 18)

بے لوث خدمت

راجہ غالب احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1943ء یا 1944ء کے جلسہ سالانہ کی بات ہے کہ ان کے والد صاحب کے ایک غیر احمدی دوست راجہ محمد نواز صاحب ان کے والد صاحب کے ساتھ سٹیج پر تشریف فرما تھے اور حضرت مصلح موعود تقریر فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک نہایت خوبرو نوجوان ایک میلے کچیلے دیہاتی بچے کو اٹھا کر سٹیج پر آیا تا کہ اس کی گمشدگی کا اعلان کروائے۔ حضرت مصلح موعود کوئی اہم نکتہ بیان فرما رہے تھے اور انہیں علم نہ ہوا کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کوئی گمشدہ بچہ لے کر حضور کے پہلو میں کھڑے ہیں۔ اس دوران راجہ محمد نواز صاحب نے دیکھا کہ بچے کا ناک بہہ رہا ہے۔ اس خوبرو اور معزز نوجوان نے جیب سے رومال نکالا اور بچے کا ناک صاف کیا اور خدمت کے جذبے کے ساتھ نہایت وقار کے ساتھ بچے کو اٹھا کر کھڑا رہا۔ اس نوجوان کے چہرے پر اطمینان اور بشاشت تھی اور تقریباً نصف گھنٹہ یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ بچہ رویا تو حضرت مصلح موعود نے اس طرف توجہ فرمائی اور بچے کا اعلان فرمایا۔

راجہ محمد نواز صاحب نے دریافت کیا کہ یہ خوبصورت اور خوب سیرت نوجوان جس نے میلا کچیلا بچہ اٹھایا ہوا تھا اور اپنے رومال سے اس کا ناک صاف کر رہا تھا کون تھا؟ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی کے فرزند اکبر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں تو وہ فوراً کہنے لگے کہ باقی مسئلے تو بعد میں طے ہوتے رہیں گے۔ اگر یہ نوجوان امام جماعت احمدیہ کا بیٹا ہے تو میری فوراً بیعت کروائیں۔ چنانچہ انہوں نے فوراً حضرت مصلح موعود کی بیعت کر لی۔ راجہ غالب احمد صاحب فرماتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں۔

(حیات ناصر جلد اول 293)

ابر نوازشات

ابرِ نوازشات نے مسرور کر دیا
اک پل میں عمر بھر کا گلہ دور کر دیا

بھیگا ہوا تھا پہلے ہی شفقت کی اوس میں
تازہ کرم نے مجھ کو شرابور کر دیا

تیری عنائتوں نے بھرم رکھ لیا مرا
دنیا نے ورنہ تھا مجھے معذور کر دیا

راہ حیات پنجۂ ظلمت کے زد میں تھی
فیض نظر سے آپ نے پُرنور کر دیا

سر پر رکھا جو دست تلطف حضور نے
قلب حزیں کو فخر سے معمور کر دیا

دست عطا کی ایک توجہ کے لمس نے
راہوں میں بکھری دھول کو سندھور کر دیا

قدسیؔ پہ التفات کی ڈالی جو اک نظر
گوشہ نشیں فقیر کو منصور کر دیا

عبدالکریم قدسیؔ

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ھے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

﴿قسط نمبر 3﴾

سید احمد نور کا بیان ہے کہ حد بندی کے دوران جب دوڑ، خوست اور ٹل وغیرہ کی سرحدات متعین ہو گئیں اور پارہ چنار اور پیواڑ کوتل کے علاقہ میں کام ہو رہا تھا تو ٹل کے مقام پر ایک شخص نے حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری کی دی ہوئی ایک کتاب حضرت صاحبزادہ صاحب کو دی جو سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصنیف تھی۔ یہ کتاب میری موجودگی میں نہیں دی گئی۔ بعد میں آپ یہ کتاب سیدگاہ لے آئے اور ہم سے اس کا ذکر کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اسی کا مجھے انتظار تھا۔ اس کتاب میں بیان فرمودہ تمام باتیں سچی ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس کا انتظار دنیا کر رہی تھی۔ وہ آ گیا ہے۔ خدا نے مصلح بھیج دیا ہے۔۔۔۔ان کی طرف دوڑو اور آپ نے اس پر سلام بھیجا تھا۔ میں زندہ رہوں اور یا فوت ہو جاؤں لیکن جو شخص میری بات مانتا ہے میں اس کو وصیت کرتا ہوں ضرور اس کے پاس جائے۔

یہ بات آپ نے اپنی مجلس میں اپنے خاص دوستوں سے کی تھی۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو اشتیاق دلایا کہ وہ جائیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود سے ملیں اور آپ کے حالات معلوم کر کے واپس آئیں۔ اس مجلس میں مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب بھی موجود تھے۔ صاحبزادہ صاحب کی باتیں سن کر انہوں نے کہا کہ میں جاؤں گا اور پتہ لاؤں گا۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہاں تم جاؤ اور تاکید کی کہ پوری تفتیش کر کے پتہ لے کر آؤ۔ اس پر مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے اور آپ کے حالات معلوم کر کے اور آپ کی بعض کتب لے کر واپس آئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو جملہ حالات سے خبر دی۔ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب متعدد بار قادیان آئے۔ ان کے علاوہ صاحبزادہ صاحب کے شاگردوں میں سے مولوی عبدالستار خان صاحب معروف بہ بزرگ صاحب، مولوی سید غلام محمد صاحب اور سید حکیم صاحب بھی مختلف اوقات میں چند بار قادیان گئے اور وہاں کئی ماہ قیام کر کے واپس ہوئے۔ واپس آ کر یہ لوگ حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کے حالات بتاتے تھے اور حضور کی نئی شائع شدہ کتب ساتھ لے کر آتے تھے۔

بعض دفعہ یہ شاگرد بعض سوال بھی پیش کرتے جن کے جواب حضرت صاحبزادہ صاحب ان کو سمجھایا کرتے تھے۔ غالباً 1897ء کا واقعہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی بیعت کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھجوایا۔ اور بعض تحائف بھی حضور کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے ارسال کئے۔ آپ کے بعض شاگردوں نے بھی اپنی بیعت کے خطوط لکھے اور ارسال کئے۔ ان میں مولوی عبدالستار خان صاحب سید حکیم صاحب، سید احمد نور صاحب اور مولوی سید غلام محمد صاحب شامل تھے۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 31,30 شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 4,3 الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 1999ء)

حضرت مسیح موعود کی کتب بعض اور مواقع اور ذرائع سے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کو ملیں ان کا ذکر بعض روایات میں آتا ہے۔

مولوی عبدالستار خان صاحب کا بیان ہے کہ ڈیورنڈ لائن کی حد بندی کے دوران ایک شخص حضرت صاحبزادہ صاحب کو ملا۔ وہ پڑھا لکھا تھا اس نے ایک کتاب حضرت صاحبزادہ صاحب کو دی اور عرض کی کہ میں نے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن اس کتاب کا مجھے پتہ نہیں چلتا۔ ایک شخص نے مسیح زماں ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اس کتاب کا کچھ رد لکھا ہے۔ آپ بڑے عالم و فاضل ہیں آپ اس کا بہتر جواب لکھ سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو معروف ہوں گھر جا کر یہ کتاب دیکھوں گا۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ دوم صفحہ 5,4)

ایک شاگرد کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات

مولوی عبدالستار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک شاگرد براستہ ہندوستان حج کے لئے روانہ ہوئے۔ جب دہلی پہنچے تو کسی شخص نے ان کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اطلاع دی اور حضور کی بہت تعریف و توصیف کی۔ اس شاگرد کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا اور وہ قادیان آ گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود سے ملے، آپ کی باتیں سن کر اتنا متاثر تھے کہ انہوں نے حضور کی بیعت کر لی۔ جب وہ اپنے ملک واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود سے افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن خان کے نام ایک خط لکھنے کی آرزو کی۔ حضور نے پہلے تو یہ فرمایا کہ تمہارا امیر نافہم اور ظالم ہے وہ ایمان نہیں لائے گا۔ لیکن اس شاگرد کے اصرار پر حضور نے انہیں ایک خط فارسی زبان میں لکھ دیا۔ اس کا کچھ حصہ عربی میں تھا۔ اس خط کا اردو ترجمہ سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 617 میں چھپا ہوا ہے۔

اس خط میں حضور نے امیر عبدالرحمٰن خان کو لکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ماموروں مصلح بنا کر مبعوث کیا ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ خود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کہتا ہوں۔ میں اس زمانہ کا مجدد ہوں۔ اور............ اس کے علاوہ آپ نے امیر عبدالرحمٰن خان کو اس خط میں بعض نصائح بھی فرمائیں۔ یہ خط ماہ شوال 1313ھ مطابق مارچ 1896ء میں لکھا گیا۔

جب یہ شاگرد خوست پہنچے تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو وہ خط دے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات تو سچی ہے اور یہ کلام ایک عظیم الشان کلام ہے لیکن امیر عبدالرحمٰن خان اتنی سمجھ نہیں رکھتا کہ وہ اسے سمجھ سکے اور ایمان لے آئے اس لئے یہ خط اس کو بھجوانا بے سود ہوگا۔ یہ خط حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس پڑا رہا۔ ایک موقعہ پر آپ نے یہ خط سردار شرین دل خان کو دکھایا تو اس نے خط پڑھ کر کہا کہ یہ بات تو سچی ہے مگر امید نہیں ہے کہ امیر اسے مانے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ مجھے اجازت دے دیں کہ میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعود سے ملوں لیکن سردار نے کہا کہ جس طرح میں اپنے بیٹے کو اجازت نہیں دے سکتا آپ کو بھی اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ بڑے آدمی ہیں، امیر ہی اجازت دے تو دے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ دوم صفحہ 15,14 سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 617)

یہ شاگرد کون تھے اور کب قادیان آئے اس بارہ میں وضاحت نہیں مل سکی۔ عام طور پر معروف تو یہی ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے وہ شاگرد جو پہلی دفعہ قادیان گئے وہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شہید تھے اور جن کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے خود تحقیق احوال کے لئے قادیان بھجوایا تھا۔

313 رفقاء میں شامل دو رفقاء

سیدنا حضرت مسیح موعود نے جنوری 1897ء میں اپنی کتاب انجام آتھم شائع فرمائی جس میں آپ نے اپنے 313 رفقاء کے نام درج فرمائے۔ اس فہرست میں نمبر 111 پر ایک نام یوں درج ہے:

''شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب عرف شعبان، کابلی''

یہ رفیق مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شہید اول افغانستان معلوم ہوتے ہیں۔

دوسرا نام نمبر 136 پر یوں درج ہے ''مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی، کابلی''

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

یہ دوسرے رفیق کون تھے اور کب قادیان آئے اور احمدی ہوئے اس بارہ میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے یہ وہی شاگرد ہوں جن کا ذکر مولوی عبدالستار خان صاحب نے کیا ہے کہ وہ حج کرنے گئے تھے اور دہلی میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا ذکر سن کر قادیان چلے گئے اور حضور کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور قادیان سے واپس آتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود سے درخواست کر کے امیر عبدالرحمٰن خان کے نام خط لے کر واپس آئے اس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

واقعہ شہادت میاں عبدالرحمٰن صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبدالرحمٰن شاگرد رشیدان کے قادیان میں شاید دو یا تین دفعہ آئے اور ہر یک مرتبہ کئی کئی مہینے تک رہے۔ اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے انکا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام میں بعض کتابیں میری طرف سے .... میں چھپی تھیں جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ سلسلہ کا مخالف ہے .... جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور

میں پہنچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور میں تھے اور میرے مرید ہیں ملاقات ہوئی اور انہیں دنوں میں خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت میں شائع کیا تھا اور اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی .... تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی اور یہ بھی بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے تھے اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے .... تب امیر یہ بات سن کر بہت برافروختہ ہو گیا اور اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ . . کا مخالف ہے۔ تب اس مظلوم کو گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہیں اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے"

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 مطبوعہ لندن صفحہ 48,47)

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن خان جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت سے واپس افغانستان آئے تو پہلے سید گاہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں حضور کی وہ تصنیفات دیں جو وہ قادیان سے لے کر آئے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن چلے گئے جو قبیلہ منگل کے علاقہ میں ہے۔ اس پر کسی شخص نے امیر عبدالرحمٰن خان کے پاس ان کی شکایت کی اور ان کے قادیان جانے کا بھی ذکر کیا۔ امیر عبدالرحمٰن خان نے حاکم کے نام حکم بھیجا کہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کو گرفتار کر کے کابل بھجوایا جائے۔ حاکم خوست نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اطلاع دی کہ ایسا حکم آیا ہے۔ جب مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کو علم ہوا تو وہ روپوش ہو گئے۔ اس پر امیر عبدالرحمٰن خان نے حکم دیا کہ ان کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا جائے اور ان کے اہل و عیال کو گرفتار کر کے کابل بھجوا دیا جائے۔ جب مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کو اپنے اہل و عیال کی گرفتاری کے متعلق حکم کا علم ہوا تو خود ہی کابل چلے گئے اور امیر عبدالرحمٰن خان کے پیش ہو گئے۔ امیر نے ان سے پوچھا کہ تم افغانستان سے بلا اجازت باہر کیوں گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں سرکار کی خدمت کے لئے قادیان گیا تھا اور وہاں سے آپ کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتابیں لایا ہوں۔ امیر نے ان سے کتابیں لے کر انہیں قید خانہ بھجوا دیا۔

امیر عبدالرحمٰن خان کو شکایت کئے جانے کا سبب یہ تھا کہ مولوی صاحب نے علی الاعلان حاکموں، افسروں اور عوام تک یہ خبر پہنچانا شروع کر دی تھی کہ قادیان میں ایک مصلح کا ظہور ہو گیا ہے۔ مجھے صحیح معلوم نہیں کہ ان سے قید میں کیا سلوک کیا گیا۔ سنا یہی ہے کہ ان کے منہ پر تکیہ رکھ کر دم بند کر کے مار دیا گیا۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 5,4)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب آخری دفعہ دسمبر 1900ء میں قادیان گئے تھے اور واپسی پر پشاور کے راستہ اپنے ملک گئے۔ پشاور میں وہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی وکیل کے بالاخانہ پر بیرون کابلی دروازہ میں مقیم رہے۔ ان دنوں میں سرحدی علاقوں میں افغان غازی جہاد بالسیف کے غلط تصور کی وجہ سے بے گناہ انگریزوں کے ناحق قتل میں مصروف رہتے تھے۔ انہیں ایام میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے ایک رسالہ جہاد کے بارہ میں لکھا تھا جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں جہاد کی حقیقت واضح کی گئی تھی اور اس قسم کے قتال کو خلاف منشاء (دین) ثابت کیا تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب یہ رسالہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اس کے علاوہ اور بھی لٹریچر موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کے خلاف ان کے پاس تھا اور انہوں نے افغانستان جا کر یہ لٹریچر اور کتابیں تقسیم کی تھیں۔

اس پر امیر عبدالرحمٰن خان نے ان کے لئے قید کا حکم دیا اور تحقیقات کے بعد مولوی صاحب کے عقائد اور ان کتب اور رسائل کے مضمون کو جو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اور اپنے عقیدہ جہاد کے خلاف پایا تو ان کو شہید کروا دیا۔

سید محمود احمد صاحب افغانی کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی شہادت 20 جون 1901ء کو ہوئی تھی۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 32,31 مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب۔ الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 1999ء تاریخ احمدیت افغانستان مصنفہ سید محمود احمد افغانی)

حضرت صاحبزادہ صاحب کا کابل شہر میں قیام

مولوی عبدالرحمٰن خان کی شہادت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کو مشورہ دیا گیا کہ وہ مصلحتاً کابل چلے جائیں اور امیر عبدالرحمٰن خان کو ملیں۔ صاحبزادہ صاحب ابھی سید گاہ میں ہی تھے کہ ایک روز سردار شریندل خان حاکم خوست نے ان سے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت فساد پڑا ہوا ہے۔ لوگ شیطان سیرت ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن مولوی عبدالرحمٰن خان کی طرح آپ کی رپورٹ بھی امیر کے پاس کر دے اور امیر خود آپ کو تحقیقات کی غرض سے بلوائے۔ آپ بڑی عزت اور پوزیشن والے ہیں جب آپ خود اس کے پاس جائیں گے تو امید ہے کہ وہ آپ سے مل کر بہت خوش ہوگا اور عزت و توقیر سے پیش آئے گا چنانچہ آپ اپنے بعض شاگردوں کے ساتھ کابل تشریف لے گئے۔ کابل میں دربار رات کو ہوا کرتا تھا۔ جب آپ دربار میں حاضر ہوئے اور امیر سے ملے تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ کے بارہ میں مجھے بعض رپورٹیں ملی تھیں لیکن میں نے انہیں نظر انداز کر دیا اور میں آپ کے یہاں آنے سے بہت خوش ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے تھے کہ کچھ عرصہ کے بعد میں نے گھر واپس جانے کا ارادہ کیا تو دربار کے بعض معزز لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ یہ امیر کسی کے قابو میں نہیں، ایسا نہ ہو کہ آپ گھر پہنچیں اور آپ کو واپس کابل لانے کے لئے آدمی بھجوا دئے جائیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ کابل ہی میں قیام کریں۔ تب میں امیر کو ملا اور اسے کہا کہ میں کابل میں ہی آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں۔ امیر نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ بہت اچھا آپ کابل ہی میں قیام رکھیں۔ بعد میں آپ کے اہل و عیال بھی کابل آ گئے۔ کابل میں آپ نے درس و تدریس کا شغل جاری رکھا۔ آپ امیر عبدالرحمٰن خان اور اس کے بیٹے سردار حبیب اللہ خان سے ملتے رہتے تھے۔ ان کے علاوہ حاجی باشی اور بریگیڈئر مرزا محمد حسین کوتوال سے بھی آپ کی ملاقات رہتی تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 اگست 1999ء شہید مرحوم کے چشم دید حالات حصہ دوم صفحہ 15,14)

امیر عبدالرحمٰن خان کی بیماری اور وفات

امیر عبدالرحمٰن خان کی صحت پہلے بھی اچھی نہیں تھی لیکن اب اس کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بزرگ سمجھتا تھا اور اس کی خواہش کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب اکثر اس کو ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک دن جب آپ امیر کو مل کر آئے تو فرمایا کہ امیر سخت بیمار ہے۔ اچھا ہے چلا ہی جائے اس طرح لوگ اس کے مظالم سے محفوظ ہو جائیں گے۔ ان دنوں میں امیر باغ بالا میں مقیم تھا۔ ایک دن صبح کے وقت آپ کو بلوالیا گیا۔ وہاں پہنچے اور اپنا گھوڑا سید احمد نور کے حوالے کر کے خود اندر چلے گئے۔ لوگوں پر خاموشی اور خوف کی حالت طاری تھی۔ آپ اندر جا کر فوراً باہر آ گئے اور سید نور احمد کو بتایا کہ امیر فوت ہو گیا ہے اور یہ کہ نماز جنازہ ظہر کے بعد ہو گی۔ سردار حبیب اللہ خان کی خواہش تھی کہ اس کے باپ کا جنازہ حضرت صاحبزادہ صاحب پڑھائیں۔ مصلحتاً امیر عبدالرحمٰن خان کی وفات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔

آپ واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گئے۔ رستہ میں سید احمد نور سے فرمایا کہ اگر حبیب اللہ خان نے جنازہ پڑھانے کے لئے پھر کہا تو دیکھا جائے گا ورنہ کیا پڑھانا ہے۔ ظہر کے وقت حضرت صاحبزادہ صاحب جنازہ کیلئے چلے گئے۔ جنازہ میں محدود تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ عام لوگوں کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جنازہ کی امامت سردار حبیب اللہ خان نے کی۔

امیر عبدالرحمٰن خان پر 10 ستمبر 1901ء کو فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے اس کا دایاں پہلو بیکار ہو گیا تھا۔ باوجود ہر قسم کے علاج کے حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی گئی آخر کار 3 اکتوبر 1901ء کو انتقال کر گیا اور شہر کابل دہ افغاناں کے بازار شاہی کے بستان سرائے میں دفن کیا گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 اگست 1999ء عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 33,32 و تاریخ افاغنہ حصہ اول صفحہ 99 مؤلفہ شہاب الدین ثاقب مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور)

امیر حبیب اللہ خان کی دستار بندی

امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا لیکن چونکہ بغاوت کا خطرہ تھا اس لئے امیر حبیب اللہ خان نے اپنی امارت کا عام اعلان فوری طور پر نہیں کیا۔ لاکھوں روپیہ فوجی افسران اور سپاہیوں میں تقسیم کروایا۔ دو تین دن شور رہا اس کے بعد فوج نے حبیب اللہ خان کو امیر تسلیم کر لیا۔

امیر حبیب اللہ خان نے دلکشا سلام خانہ میں خاص دربار کیا۔ جب لوگ نئے امیر کی بیعت کے لئے آئے تو اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی بیعت کے لئے بلایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر بیعت کروں گا کہ آپ اقرار کریں کہ شریعت کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ جب حبیب اللہ خان نے اس کا اقرار کر لیا تو آپ نے اس کی بیعت کی۔ تبرکاً حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی شاہی دستار باندھنے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ آپ نے امیر حبیب اللہ خان کو دستار باندھی۔ جب دو تین پیچ باندھے جانے سے رہ گئے تو قاضی القضاۃ نے عرض کی کہ کچھ پیچ میرے لئے باقی رکھے جائیں تا کہ میں بھی کچھ برکت حاصل کر لوں۔ تب کچھ پیچ قاضی القضاۃ نے باندھے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 3، الفضل انٹرنیشنل 13 اگست 1999ء)

دربار عام میں تخت نشینی

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف نے 3 اکتوبر 1901ء کو دربار خاص میں امیر حبیب اللہ خان کی رسم دستار بندی ادا کی تھی۔ اس کے بعد مورخہ 6 اکتوبر کو ایک دربار عام منعقد کیا گیا اس میں جملہ امراء و اراکین سلطنت جو کابل میں موجود تھے نے امیر حبیب اللہ خان کو اپنا امیر تسلیم کر لیا۔ امیر حبیب اللہ خان امیر عبدالرحمٰن خان کا بڑا بیٹا تھا جو ملکہ گل ریز ساکن واخان کے بطن سے سمرقند میں 1872ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی عمر تخت نشینی کے وقت تیس برس کی تھی۔ سردار نصر اللہ خان اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ اس کی عمر اس وقت 27 سال تھی۔

سردار نصر اللہ خان کو امیر حبیب اللہ خان نے اسی دربار عام میں اپنا نائب السلطنت مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ اس دربار میں تاج پوشی کی رسم سردار نصر اللہ خان نے ادا کی۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 36.35 و "The Pathan" by Caroe & "Under the Absolute Amir" by Frank A. Martin)

سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا قبول احمدیت

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے تبحر علمی کے ساتھ رویائے صالحہ، کشوف الہامات اور قبولیت دعا جیسی عظیم نعمتوں سے نواز رکھا تھا۔ آپ قرآن، حدیث، کلام اور تصوف کے عالم تھے۔ تقاریر اور عربی قصائد کہنے میں بھی ملکہ رکھتے تھے۔

آپ کی پیدائش 1877ء اور 1879ء کے درمیانی عرصہ میں موضع راجیکی ضلع گجرات میں ہوئی۔ 1897ء میں آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور 1899ء میں قادیان جا کر حضرت اقدس مسیح موعود کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ زیر نظر مضمون میں حضرت مولانا راجیکی کی زبانی احمدیت قبول کرنے کی روئداد پیش کی جارہی ہے۔

احمدیت قبول کرنے کی داستان

ایک دن ظہر کی نماز کے بعد میں اور مولوی امام الدین صاحب بیت الذکر میں بیٹھے ہوئے کسی مسئلہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ حسن اتفاق سے پولیس کا ایک سپاہی نماز کے لیے اس بیت میں آ نکلا۔ مولوی صاحب نے جب اس کے صافہ میں بندھی ہوئی ایک کتاب دیکھی تو آپ نے پڑھنے کے لیے اسے لینا چاہا مگر اس سپاہی نے آپ کو روک دیا۔ مولوی صاحب نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ یہ کتاب جس بزرگ ہستی کی ہے وہ میرا پیشوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم لوگ اسے پڑھ کر میرے پیشوا کو برا بھلا کہنے لگ جاؤ جسے میری غیرت برداشت نہیں کر سکے گی۔ مولوی صاحب نے کہا آپ بے فکر رہئے ہم آپ کے پیشوا کے متعلق کوئی برا لفظ زبان پر نہیں لائیں گے۔ تب اس سپاہی نے کہا اگر یہ بات ہے تو آپ بڑی خوشی سے اس کتاب کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ تین چار روز کے لیے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ اس وقت میں تعیلات کے لیے بعض دوسرے دیہات کے دورہ پر جا رہا ہوں واپسی پر یہ کتاب آپ سے لے لوں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے وہ کتاب سنبھال لی اور جاتے ہوئے گھر ساتھ لے گئے۔ دوسرے دن جب میرا کسی کام سے مولوی صاحب کے یہاں جانا ہوا تو میں نے وہی کتاب جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام تھی۔ حضور اقدس کی چند نظموں کے اوراق کے ساتھ مولوی صاحب کی بیٹھک میں دیکھی۔ جب میں نے نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کیے تو ایک نظم اس مطلع سے شروع پائی۔ ؎

عجب نوریست درجان محمدؐ
عجب لعلیست در کان محمدؐ

میں اس نظم نعتیہ کو اول سے آخر تک پڑھتا گیا مگر سوز و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے۔ جب میں آخری شعر پر پہنچا کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامات بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا۔ اس کے بعد جب میں نے ورق الٹا تو حضور اقدس کا یہ منظومہ گرامی تحریر پایا۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اب مجھے انتظار تھا کہ مولوی امام الدین صاحب اندرون خانہ سے بیٹھک میں آئیں تو میں آپ سے اس پاکیزہ سرشت بزرگ کا حال دریافت کروں۔ چنانچہ جب مولوی صاحب بیٹھک میں آئے تو میں نے آتے ہی دریافت کیا کہ یہ منظومات عالیہ کس بزرگ کے ہیں اور آپ کس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ شخص مولوی غلام احمد ہے جو مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے۔ اس پر سب سے پہلا فقرہ جو میری زبان سے حضور اقدس کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ آپ بہت بڑے عاشق رسولؐ ہیں۔

اس کے بعد پھر میں نے حضور اقدس کے مطائبات و منظومات پڑھنے شروع کر دیے۔ ان ارشادات عالیہ کے پڑھتے ہی مجھے حضور اقدس کے دعویٰ عیسویت اور مہدویت کی حقیقت معلوم ہو گئی اور میں نے 1897ء میں غالباً ماہ ستمبر یا ماہ اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ چنانچہ حضور اقدس کی طرف سے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کا نوشتہ خط جو میری قبولیت بیعت کے متعلق تھا مجھے پہنچ گیا میں نے جب یہ خط مولوی امام الدین صاحب کو دکھایا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے بیعت کرنے میں جلدی کی ہے مناسب ہوتا اگر آپ تسلی کے لیے پوری پوری تحقیق کر لیتے۔ میں نے کہا میری تسلی تو خدا کے فضل سے ہو گئی ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے وہ مرسلہ رسائل جو حضور اقدس نے قادیان سے میرے نام ارسال فرمائے تھے پڑھنا شروع کر دیے۔ ان رسالوں کے مطالعہ سے مولوی صاحب کو تو اس وقت فائدہ ہوا یا نہیں مگر مجھے ان کے مطالعہ سے یوں ہوا کہ جیسے میں ایک تاریک دنیا سے نکل کر روشنی کے عالم میں آ گیا ہوں۔ آخر مولوی صاحب کو بھی خدا تعالیٰ نے حضور اقدس کی کتابوں کے مطالعہ سے ہدایت بخشی اور آپ 1899ء میں میرے ساتھ حضور اقدس کی دستی بیعت کے لیے قادیان روانہ ہو گئے۔

جب میں اور مولوی امام الدین صاحب قادیان مقدس پہنچے اور بیت مبارک پر جانے کے لیے اس کے اندرونی زینہ پر چڑھنے لگے تو میں وہیں کھڑے کھڑے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے کچھ نذرانہ کی رقم نکالنے لگ گیا اور مولوی صاحب اتنی دیر میں بیت الذکر کے اوپر بارگاہ مسیح موعود میں جا پہنچے۔ حضور اقدس نے مولوی صاحب کو مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا:۔

”وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آ رہا تھا اس کو بلاؤ۔“

چنانچہ مولوی صاحب واپس لوٹے اور زینہ پر آ کر کہنے لگے میاں غلام رسول آپ کو حضرت صاحب یاد فرما رہے ہیں۔ میں یہ سنتے ہی حضور کی خدمت عالیہ میں جا پہنچا اور جب مصافحہ اور دیدار سے مشرف ہوا تو اس وقت مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں بے ساختہ حضور کے قدموں پر گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔ حضور انور اس وقت نہایت ہی شفقت سے میرے سر اور میری پیٹھ پر دست مسیحائی پھیرتے جاتے تھے اور مجھے دلاسا دیے جاتے تھے۔ جب میری طبیعت کچھ سنبھلی تو میں نے اپنے سر نیاز کو حضور کے پائے عالی سے اٹھایا اور مولوی امام الدین صاحب اور بعض دیگر رفقاء کی معیت میں حضور کے دست بیعت سے شادکام ہوا۔ اس دوران میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوا کہ حضور اقدس نے مجھے دیکھے بغیر ہی اور مولوی امام الدین صاحب سے بے پوچھے ہی یہ ارشاد فرما دیا کہ مولوی صاحب وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آ رہا تھا اس کو بلاؤ۔ یقیناً یہ بات حضور اقدس کے متعلق لا نہ یری بنور اللہ کی ایک دلیل ہے اور میرے لیے ایک نشان ہے۔

(”حیات قدسی“ صفحہ 16 تا 20)

تحریر: ایم۔ جے۔ اسد
ترجمہ: عاصم جمالی

نیدرلینڈ کی ملکہ جولیانا کی طرف سے

حضرت چوہدری ظفراللہ خان کی عزت افزائی

نیدرلینڈ (Netherland) کی ملکہ عالیہ مدر جولیانا (Mother Juliana) 20 مارچ 2004ء کو ہیگ (Hague) میں انتقال کر گئیں۔ آپ اپنی والدہ ملکہ ولہلمینا (Wilhelmina) کی جانشین بنی تھیں۔ موصوفہ آپ کے حق میں بڑھاپے کے سبب دستبردار ہو گئی تھیں۔ ملکہ جولیانا بھی اپنی والدہ کے طریق کار کو اپناتے ہوئے موجودہ بادشاہ ملکہ بیٹرکس (Queen Beatrix) کے حق میں دستبردار ہو گئی تھیں جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ شاہی کاموں کے بوجھ کے لیے آپ کی کمزور صحت متحمل نہیں رہی ہے۔

ملکہ جولیانا ایک بہت مہربان ہستی تھیں۔ آپ کی رعایا آپ سے بہت محبت اور احترام کرتی تھی۔ بہت سے مواقع پر آپ کے عوام آپ کو ہیگ کے ڈیپارٹمنٹل سٹورز پر خریداری کرتے ہوئے دیکھتے تھے۔

مجھے آپ کی شخصیت سے متعلق ایک واقعہ یاد ہے جس کا تعلق سر ظفراللہ خان صاحب کا آپ کے خاندان اور دوستوں سے روابط سے ہے۔ ملکہ عالیہ سر ظفراللہ خان صاحب کا بے حد احترام کرتی تھیں۔ جب آپ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے تھے تو آپ ملکہ عالیہ کے گھریلو دوستوں کی طرح تھے۔ یہ روایت چلی آتی ہے کہ جب عالمی عدالت انصاف کے صدر ریٹائر ہوتے ہیں تو آپ بادشاہ کے اعزاز میں الوداعی ڈنر پیش کرتے ہیں۔ 1974ء میں جب سر ظفراللہ خان ریٹائر ہوئے تو آپ نے اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے ملکہ عالیہ کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کے اختتام پر حسب روایت آپ نے ایک مختصری تقریر میں ملکہ عالیہ کو جام صحت تجویز کیا۔ ایسے رسمی مواقع پر بادشاہ سلامت اس جام صحت کی تجویز کا جواب نہیں دیتے۔ اس کے برعکس ظفراللہ خان صاحب کے لیے ملکہ عالیہ تمام رسمی ادب آداب بالائے طاق رکھ کر کھڑی ہو گئیں اور اس کے جواب میں ایک مدح اور تعریف سے بھرا ہوا جواب دیا۔ حاضرین و ناظرین کو یہ غیر معمولی لحاظ و احترام دیکھ کر اپنی آنکھوں پر یقین نہ آتا تھا۔

جیسے یہ عزت افزائی اور تکریم کافی نہ تھی۔ ملکہ عالیہ نے ایک اور رسم کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ جب ظفراللہ خان صاحب لندن میں واقع نئی رہائش گاہ پر شام کو دیر سے پہنچے تو پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ (جو ملکہ عالیہ نے آپ کے لیے بھجوایا تھا) آپ کے لیے موجود تھا۔ چوہدری ظفراللہ خان صاحب اس اعلیٰ سلوک محبت و احترام کے جواب کے لیے کوئی راہ نکالنا چاہتے تھے جو ملکہ عالیہ کی شایان شان ہو۔ اس مقصد کے لیے آپ نے ذرق۔غلرت کار کو سینٹ جیمز میں مشورے کے لیے بلایا۔ جواب یہ تھا کہ ادب و آداب (پروٹوکول) کی کتاب اس شاہی مہربانی و نوازش کے معاملے میں خاموش ہے اس لیے اسے خاموشی سے کسی جواب کے بغیر ہی قبول کر لیا جائے۔

(انگریزی روزنامہ ”ڈان“ لاہور مورخہ 23 مارچ 2004ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36525 میں میر عثمان احمد ولد میر مسعود اقبال قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حویلیاں ضلع ایبٹ آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر عثمان احمد ولد میر مسعود اقبال حویلیاں ضلع ایبٹ آباد گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد وڑائچ ولد چوہدری بشیر احمد ہری پور ہزارہ گواہ شد نمبر 2 میر مسعود اقبال والد موصی

مسل نمبر 36526 میں عطاء الحمید ولد عبدالرشید قوم ناگی راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور ضلع آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الحمید ولد عبدالرشید میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد سلیم ولد راجہ محمد حسین میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید والد موصی

مسل نمبر 36527 میں شاہین رزاق ولد عبدالرزاق قوم گجر پیشہ مربی سلسلہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئی ضلع آزاد کشمیر (کوٹلی) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3740 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہین رزاق ولد عبدالرزاق گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 36528 میں عطاء العلیم ولد عبدالعزیز قوم ناگی راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء العلیم ولد عبدالعزیز میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد سلیم ولد راجہ محمد حسین میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد صوفی عبدالمجید صاحب مرحوم میرپور آزاد کشمیر

مسل نمبر 36529 میں فیاض احمد ملک ولد محمد اصغر قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فیاض احمد ملک ولد محمد اصغر کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد ولد علی محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 طارق غنی بھٹی ولد ماسٹر عبدالغنی صاحب کھوکھر غربی

مسل نمبر 36530 میں مقصودہ بیگم زوجہ چوہدری منصور احمد قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوہلہ مہاراں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے پانچ تولے مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ زرعی اراضی رقبہ 3 کنال واقع چندر کے منگولے مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/7000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مقصودہ بیگم زوجہ چوہدری منصور احمد پوہلہ مہاراں گواہ شد نمبر 1 چوہدری منصور احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری بشیر احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36531 میں نصرت مبشر زوجہ راؤ مبشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 591 گ۔ب گنگا پور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے۔ 3۔ نقرئی زیورات وزنی 11 تولے۔ 4۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ جس کے ورثاء والدہ محترمہ، دو بھائی اور چھ بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت مبشر زوجہ راؤ مبشر احمد 591 گ۔ب گنگا پور گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد نقو خان 559 گ۔ب گنگا پور گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد ولد چوہدری غلام احمد 591 گ۔ب گنگا پور

مسل نمبر 36532 میں محمد حبیب ولد شیر محمد صاحب قوم جٹ مہار پیشہ سرکاری ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 62/4-R ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 18 کنال 10 مرلے واقع چک نمبر 62/4-R ضلع ساہیوال۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 22 کنال 10 مرلے واقع چک نمبر 113/DB ضلع بہاولپور۔ 3۔ زرعی زمین رقبہ 4 کنال واقع چندر کے جٹاں ضلع نارووال۔ 4۔ زرعی زمین رقبہ 7 کنال واقع بجڑ تھانوالی ضلع سیالکوٹ۔ (کل رقبہ 42 کنال مالیتی اندازاً -/1400000 روپے۔ 5۔ مکان رقبہ 7 مرلے واقع چک نمبر 62/4-R ضلع ساہیوال مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حبیب ولد شیر محمد چک نمبر 62/4-R ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 1 عبدالمغنی زاہد وصیت نمبر 19451 گواہ شد نمبر 2 غلام مرتضیٰ وصیت نمبر 32826

مسل نمبر 36533 میں حنیف احمد خالد ولد میاں فضل دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 43 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ گاڑی مالیتی -/115000 روپے۔ 2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ 3۔ سائیکل

مالیتی -/1000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/13724 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حفیظ احمد خالد ولد میاں فضل دین صاحب کھوکھر مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 عطاء الصبور ظفر اللہ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 سید بشارت علی شاہ صاحب ولد سید نذیر علی شاہ صاحب مظفر گڑھ

مسل نمبر 36534 میں نعیم احمد اختر ولد محمد سلیمان صاحب قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد علی کالونی راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔سرمایہ تجارت مشترکہ جس میں میرا حصہ -/125000 روپے۔2۔مکان رقبہ 10 مرلے واقع محمد علی کالونی راجن پور کا 2/19 حصہ مالیتی -/39145 روپے۔ 3۔ پلاٹ واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور رقبہ 9.07 مرلے مالیتی -/72000 روپے۔4۔ کمرشل پلاٹ رقبہ 30 مرلے واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور کا 1/9 حصہ مالیتی -/75000 روپے۔ 5۔مکان رقبہ 6 مرلے واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور کا 1/9 حصہ مالیتی -/76000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ ...... روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نعیم احمد اختر ولد محمد سلیمان محمد علی کالونی راجن پور گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد ڈوگر وصیت نمبر 25717 گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد وصیت نمبر 31875

مسل نمبر 36535 میں محمد انور شہزاد ولد محمد سلیمان قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر......... بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مٹھن روڈ راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔سرمایہ تجارت مشترکہ جس میں میرا حصہ -/125000 روپے۔2۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع محمد علی کالونی راجن پور کا 2/19 حصہ مالیتی -/39145 روپے۔ 3۔ پلاٹ رقبہ 9.07 مرلے واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور مالیتی -/72000 روپے۔ 4۔ کمرشل پلاٹ رقبہ 30 مرلے واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور کا 1/9 حصہ مالیتی -/75000 روپے۔ 5۔ مکان رقبہ 6 مرلے واقع مٹھن کوٹ روڈ راجن پور کا 1/9 حصہ مالیتی -/76000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد انور شہزاد ولد محمد سلیمان کوٹ مٹھن روڈ راجن پور گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد ڈوگر وصیت نمبر 25717 گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد وصیت نمبر 31875

مسل نمبر 36536 میں نذیر بیگم بیوہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ سرا پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت 1960ء ساکن گدیاں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔نہری زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع گدیاں ضلع نارووال مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ بارانی زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نذیر بیگم بیوہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب گدیاں ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد ولد اللہ دتہ گدیاں ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 ریاست علی ولد رحمت علی گدیاں ضلع نارووال

آنکھوں کا عطیہ ایک نابینا کی زندگی کو روشن کرسکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طاہر منصور خان صاحب G-11/2 اسلام آباد سے لکھتے ہیں۔میرے بھائی مکرم راشد منصور خان صاحب کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13۔اپریل 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''دانیہ راشد'' عطا فرمایا ہے۔بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولودہ مکرمہ راشدہ نسرین صاحبہ صدر لجنہ حلقہ G-11/2 اسلام آباد کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و عمر میں برکت نیک خادمہ دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز لکھتے ہیں۔خاکسار کے والد مکرم برکت علی صاحب بھٹی سابق باغبان ناصر آباد اسٹیٹ چند ماہ بیمار رہنے کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ 16 مئی 2004ء بروز اتوار انتقال کر گئے۔ مورخہ 18 مئی 2004ء بروز منگل بعد نماز ظہر بلدیہ ٹاؤن سعید آباد حلقہ نمبر 8 کراچی میں ان کی نماز جنازہ مکرم نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اس کے بعد باغ احمد قبرستان کراچی میں ان کی تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد محترم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔والد صاحب نے پچاس سال ناصر آباد اسٹیٹ میں بطور مالی خدمت کا موقعہ پایا چند سال پہلے ریٹائر ہوئے تھے حیدر آباد اور کراچی میں زیر علاج رہے۔ آپ نے سوگواران میں 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں ۔ والد صاحب کی مغفرت، درجات کی بلندی کیلئے اور ہم سب کیلئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

نکاح

مکرم احسن محمود صاحب لکھتے ہیں ۔خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وقار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری زبیر عبدالباسط صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ثوبیہ مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب رنگ پور ضلع مظفر گڑھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ مصطفیٰ آباد، قصور نے بمقام رنگ پور مظفر گڑھ کیا۔مکرم وقار احمد صاحب مکرم چودھری فرید علی صاحب مرحوم سابق صدر جماعت چک 332 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پوتے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے باعث برکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب استاد مدرسۃ الحفظ لکھتے ہیں ۔ خاکسار کی نانی جان مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھنڈر سابق صدر جماعت کوٹلی نقو ملی ضلع نارووال مورخہ 30 مئی 2004ء بعمر 82 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز 31 مئی 2004ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت التوحید گراؤنڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں تدفین عمل میں آئی اس موقع پر مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا چوہدری نصیر احمد صاحب حال سعودی عرب، دو بیٹیاں مکرمہ نور مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صابر، لاہور اور مکرمہ زبیدہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب لاہور سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ حضرت مولوی اکبر علی صاحب آف داتا زید کا رفیق حضرت مسیح موعود کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ سلسلہ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا احباب جماعت سے محبت اور بہت درد رکھنے والی تھیں۔درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

زخم پاؤڈر چھری کا نٹا یا تیز اوزار لگنے سے بہتے خون کو بند کرنے کی بفضل خدا کامیاب دوا۔گھر پر ضرور رکھیں۔
قیمت-10 روپے-/20 روپے تھوک میں مزید رعایت
کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

کمپیوٹر اور انگلش کلاسز کا اجراء
امتحانات سے فراغت اور گرمیوں کی چھٹیوں کا فائدہ اٹھائیں۔جس کیلئے نیشنل کالج میں بہت سارے مفید کمپیوٹر شارٹ کورسز کے ساتھ ساتھ سپوکن انگلش، نیز IELTS & TOEFL جرمن زبان کی کلاسز بہت کامیابی سے جاری ہیں۔ ٹیوشن کلاسز انگلش، میتھ، اکنامکس شیٹ کے علاوہ دوسرے کئی مضامین میں ٹیوشن کلاسز کی معلومات کیلئے جلد رابطہ فرمائیں۔(داخلہ جاری ہے)
نیشنل کالج (نیو کیمپس) 24/9 دارالعلوم غربی حلقہ صادق فون نمبر:215025

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:21
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
وقت عصر	5:06
غروب آفتاب	7:14
وقت عشاء	8:54

ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا مسودہ قانون حکومت نے ایٹمی ٹیکنالوجی کی بیرون ملک منتقلی پر کنٹرول کے بل کا مسودہ ارکان قومی اسمبلی کو فراہم کر دیا ہے۔ جس کی خلاف ورزی پر 14 برس قید اور 50 لاکھ جرمانہ ہو سکے گا۔ اس کا اطلاق ہر پاکستانی شہری اور ایسے غیر ملکیوں پر ہوگا جو پاکستان کی حدود میں رہتے ہیں۔

افغانستان میں 13 طالبان جاں بحق افغانستان میں طالبان اور امریکی فوجوں میں جھڑپوں کے دوران 13 طالبان جاں بحق اور 8 گرفتار کر لئے گئے۔ امریکی فوج نے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے بمباری کی اور طالبان کی متعدد خفیہ قیام گاہیں مسمار کر دیں۔ کئی امریکی فوجی بھی زخمی ہوئے۔ متعدد جنگجو فرار ہو کر پہاڑوں میں روپوش ہو گئے۔

امریکی فوج کی موجودگی ضروری ہے عراق کے وزیر خارجہ ہشیار زیبری نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ عراق سے متعلق نئی قرارداد کے ذریعے عراق کو مکمل خود مختاری دی جائے۔ خانہ جنگی روکنے کیلئے عراق میں امریکی فوج کی موجودگی ضروری ہے۔

حتف 5 میزائل کا دوسرا تجربہ پاکستان نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل حتف 5 غوری کا دوسرا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ 1500 کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل نے 900 کلومیٹر دور اپنے ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔

ایٹمی ہتھیاروں میں دوطرفہ کمی کی پیشکش

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم اپنے ایٹمی اسلحہ میں کمی کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ بھارت بھی ایسا کرے۔ ہمارے عالمی سطح پر کوئی فوجی عزائم نہیں ہم نے اپنا دفاعی ڈیٹرنس برقرار رکھا ہوا ہے۔

اپنے عہدے پر مضبوطی سے قائم ہو۔ جمالی

وزیر اعظم ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ وہ اپنے عہدے پر مضبوطی سے قائم ہیں اور ان کی حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔

امین فہیم کو حکومت بنانے کی دعوت نہیں دی

پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی صدر اور مرکزی پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ امین فہیم کو حکومت بنانے کی دعوت نہیں دی۔ سندھ میں کوئی بھی تبدیلی اتحادیوں کی مشاورت سے ہوگی۔ حزب اختلاف کی جماعتوں سے قومی اتفاق رائے کیلئے رابطہ کیا تھا۔ لیکن ملاقات کو غلط تاثر دیا گیا۔

بغداد میں 4۔ امریکی فوجی ہلاک عراق دارالحکومت بغداد کے قریب امریکی فوجیوں اور مقتدی الصدر کے حامیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جن میں 4۔ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 7 عراقی جاں بحق ہوئے۔ مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کے بعد مقتدی الصدر نجف سے مہدی ملیشیا کے انخلاء پر رضا مند ہو گئے ہیں۔ آج سے واپسی شروع ہوگی۔

ملک گیر مظاہرے اور کراچی میں ہڑتال

مجلس عمل کی اپیل پر ملک گیر مظاہرے ہوئے۔ کراچی حیدر آباد اور کوئٹہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ کراچی میں ٹائر جلا کر سڑکیں بند کر دی گئیں۔ حیدر آباد میں وہ علاقے بھی بند رہے جو کبھی بند نہ ہوئے تھے۔ اندرون سندھ کئی شہروں میں مظاہرے ہوئے۔ بلوچستان میں مکمل شٹر ڈاؤن کیا گیا۔ لاہور، فیصل آباد، ملتان اور اسلام آباد میں ریلیاں اور مظاہرے ہوئے۔

اپھارا

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

''انتڑیوں کے تشنج کی وجہ سے پیٹ ہوا سے ایسا تن جاتا ہے کہ کم ہی ایسا تناؤ دوسری دواؤں میں دکھائی دے گا۔ یہ انتڑیوں کا تشنج اور اس کے نتیجہ میں ہوا کا بڑھتا ہوا دباؤ عرف عام میں اپھارا کہلاتا ہے۔ اس قسم کا اپھارا مویشیوں میں بھی ملتا ہے۔ (اگر وہ ایسا چارہ استعمال کریں جس میں ہائیڈروسائینک ایسڈ Hydrocyanic acid پیدا ہو چکا ہو) اس قسم کے اپھارے میں خواہ وہ گائے، بھینس، بھیڑ بکری، گھوڑا کو ہو، اس سے ملتا جلتا اپھارہ انسانوں میں بھی ملے تو کالچیکم کی چند گولیاں جادو کا سا اثر دکھاتی ہیں''

(صفحہ:320)

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے **صندل** کی گولیاں **شادابی** استعمال کریں۔ خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت -/20 روپے

تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون نمبر 212434 فیکس 213966

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

صرف ''لاعلاج'' مریضوں کیلئے

فری علاج 16 جون (بدھ) رابطہ کیلئے:

ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد

31/55 علوم شرقی ربوہ: ☎212694

کار برائے فروخت

سوزوکی مہران بمعہ AC ماڈل 1996ء

رابطہ: مغل پراپرٹی آفس کالج روڈ دارالبرکات ربوہ

فون 215171-03205565526

خوشخبری

جلسہ سالانہ U.K کیلئے سپیشل پیکج

سبینا ٹریولز

www.airborneservices.com

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

- پرانے کولر اور گیزر ریپیئر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
- اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
- نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
- کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔

فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فون: 5156244-5114822-5118096

Applications are invited for the following vacancies in Faisalabad/ Sargodha for 3s Automobile Dealership.

1. Finance Manager

Graduate with at least three parts of professional accounting qualification (CA / ICMA) and minimum three years experience in a reputed business.

2. Internal Auditor

Preferably Commerce graduate with at least experience of Three Years in inventory control (Spare Parts) with well- established organization.

Please send your CV and application in your own handwriting, indicating last salary drawn with passport size photo at

P.O.Box#500 Faisalabad

Not later than 20th of June 2004.

سی پی ایل نمبر 29